بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۳ ذوالحج ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۰ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۰ فروری ۱۹۷۰ء	نمبر ۳۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دُعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے

ایک طالبِ حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے

"صلوٰۃ کا لفظ اِس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سُنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوُا۔ اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنّی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور رُوح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبرا اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام رکوع سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے خواہ اسے سمجھیں یا نہ سمجھیں ایک اور افسوسناک امر پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے ہی مسلمان نماز کی حقیقت سے ناواقف تھے اور اس پر توجہ نہیں کرتے تھے۔ اس پر بہت سے فرقے ایسے پیدا ہو گئے جنہوں نے نماز کی پابندیوں کو اُڑا کر اس کی جگہ چند وظیفے اور ورد قرار دے دیئے .... یہ لوگ اندرونی طور پر اسلام اور احکامِ الٰہی پر حملہ کرتے ہیں اور شریعت کی پابندیوں کو توڑ کر ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالبِ حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ تبلیغ ۔ گزشتہ رات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچانک ناساز ہوگئی۔ جب حضور نمازِ عشاء پڑھانے کے لئے مسجد تشریف لے جارہے تھے تو ہاتھوں میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی اور نماز پڑھانے کے دوران ضعف محسوس ہونے لگا۔ نماز کے بعد بھی یہ کیفیت نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ بلڈ پریشر ٹھیک تھا البتہ نبض کچھ تیز تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو گھنٹہ تک طبیعت بہتر ہو گئی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب حضرت بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ۔

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے جاپان میں گزشتہ سال سے ہمارا مشن کھُل چکا ہے اور مکرم میجر عبدالحمید صاحب وہاں پر ہمارے مبلغ ہیں۔ اگر جماعت کے کوئی دوست کسی وقت جاپان جائیں تو وہ مکرم میجر عبدالحمید صاحب سے رابطہ پیدا کریں۔ اگر اس وقت بھی کوئی دوست جاپان میں ہوں تو ان کے عزیزوں کی طرف سے انہیں یہ اطلاع جانی چاہیئے کہ وہ وہاں پر مکرم میجر صاحب سے رابطہ پیدا کریں۔ مکرم میجر صاحب کا ایڈریس یہ ہے :۔

"Major Abdul Hameed
17-4 Matsuhara-6-
Chome Setagaya-Ku.
TOKYO Japan."

(وکالتِ تبشیر ۔ ربوہ)

جن امراء و صدر صاحبان نے ابھی تک سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کے بارہ میں رپورٹیں نہیں بھجوائیں ان سے درخواست ہے کہ وہ ۲۱ فروری سے قبل اپنی اپنی جماعتوں کی رپورٹیں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

یومِ مصلح موعود

۲۰ فروری کو "یومِ مصلح موعود" ہے جماعتِ احمدیہ اس تقریب پر جلسے کرتی آئی ہے امسال ۲۰ فروری کو جمعہ کا دن ہے جو جماعتیں سہولت سے جمعہ کے دن اپنے ہاں جلسہ منعقد کر سکتی ہیں وہ ضرور کریں اور جو اتوار کو جلسہ کر سکیں وہ ۲۲ فروری مطابق ۲۲ فروری جلسہ کر لیں۔ یہ جلسے اس دن کی شان کے شایاں ہونے چاہئیں جلسے کر کے نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ارتبلیغ ۱۳۴۹ ہش

رُوح اور جسم کا تعلق

(۲)

ایک روزنامہ اپنے خاص کالم میں رقمطراز ہے:۔

"بدن رُوح کا دشمن نہیں، نہ روح سے الگ ہے بلکہ روح کی مختلف شیون میں سے ایک شان ہے اور اچھی شان ہے۔ علامہ اقبالؒ نے مندرجہ ذیل مصرعہ میں روح و بدن کی بڑی دلنشیں مثال پیش کی ہے۔ ع

ارتباط حرف و معنی اختلاطِ جان و تن

یعنی بدن اور روح کی مثال الفاظ اور معانی کی سی ہے۔ معانی کے بغیر الفاظ فضول ہیں لیکن الفاظ کے بغیر معانی کا اظہار بھی ناممکن ہے۔ اسی طرح روح کے بغیر بدن مُردہ تصور ہوتا ہے لیکن بدن کے بغیر روح کم از کم اس جہاں میں عمل کرنے یا مؤثر ہونے سے قاصر ہے۔ موجودہ زندگی میں بدن کے بغیر گزارہ نہیں۔ اس زندگی میں یہی روح کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اس دنیا سے ہمارا تعلق اسی بدن سے قائم ہے اس لئے بدن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنا ناشکراپن ہی نہیں بلکہ اندازِ نگاہ کی کجی ہے اور جب تک بدن صحت مند حالت میں نہ ہو اس سے کام نہیں لیا جا سکتا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ خود بدن میں کوئی برائی نہیں۔ بُرائی یہ ہے کہ انسان جسمانی لذات کو مقصودِ حیات سمجھ لے۔ بعض لوگوں نے جسمانی لذات میں پڑ جانے اور بدن کو صحت مند رکھنے میں امتیاز نہ کر سکنے کے باعث بدن ہی کو حقارت سے دیکھنا شروع کر دیا۔ قرآنِ پاک میں "کھاؤ پیو" کا اذنِ عام ہے مگر ولا تسرفوا یعنی "ضرورت سے زیادہ نہ" کی قید کے ساتھ۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

"ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے"۔

بدن کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی کھانے، پہننے اور سر چھپانے کی ابتدائی ضروریات پوری ہوں۔ جب تک ایسا نہ ہو انسان کی تہذیبی، علمی اور روحانی ترقی کے کسی پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔" (ندائے ملت مورخہ ۴ر فروری ۱۹۷۰ء)

آج سے تقریباً پون صدی پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "روح اور جسم کے متعلق حقیقت کو واشگاف فرمایا تھا۔ چنانچہ اسلامی اصول کی فلاسفی میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

" ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے۔ مثلاً ذرہ غور سے دیکھنا چاہیئے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ نہایت دل کے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک خداداد اور قابلِ تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اس کی شہادت خدا کے قانونِ قدرت سے اس طرح پر بھی ملتی ہے کہ چارپایوں میں سے جس قدر گھاس خور جانور ہیں کوئی بھی اُن میں سے وہ شجاعت نہیں رکھتا جو ایک گوشت خور جانور رکھتا ہے۔ پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔ ہاں جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں اور نباتی غذاؤں سے بہت ہی کم حصہ رکھتے ہیں وہ بھی حلم اور انکسار کے خلق میں کم ہو جاتے ہیں اور میانہ روش کو اختیار کرنے والے دونوں خُلق کے وارث ہوتے ہیں۔ اسی حکمت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے:۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (الاعراف:۳۲)

یعنی گوشت بھی کھاؤ اور دوسری چیزیں بھی کھاؤ مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو تا اس کا اخلاقی حالت پر بداثر نہ پڑے اور تا یہ کثرت مضرِ صحت بھی نہ ہو۔ اور جیسا کہ جسمانی افعال اور اعمال کا روح پر اثر پڑتا ہے ایسا ہی کبھی روح کا اثر بھی جسم پر جا پڑتا ہے۔ جس شخص کو کوئی غم پہنچے آخر وہ چشم پُرآب ہو جاتا ہے اور جس کو خوشی ہو آخر وہ تبسم کرتا ہے جس قدر ہمارا کھانا پینا، سونا جاگنا، حرکت کرنا، آرام کرنا، غسل کرنا وغیرہ افعالِ طبعیہ ہیں یہ تمام افعال ضروری ہمارے روحانی حالات پر اثر کرتے ہیں۔ ہماری جسمانی بناوٹ کا ہماری انسانیت سے بڑا تعلق ہے۔ دماغ کے ایک مقام پر چوٹ لگنے سے یک لخت حافظہ جاتا رہتا ہے اور دوسرے مقام پر چوٹ لگنے سے ہوش و حواس رخصت ہوتے ہیں۔ وبا کی ایک زہریلی ہوا کس قدر جلدی سے جسم میں اثر کر کے پھر دل میں اثر کرتی ہے اور دیکھتے دیکھتے وہ اندرونی سلسلہ جس کے ساتھ تمام نظام اخلاق کا ہے درہم برہم ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان دیوانہ سا ہو کر چند منٹ میں گزر جاتا ہے۔ غرض جسمانی صدمات بھی عجیب نظارہ دکھاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں۔ اس سے زیادہ اس تعلق کے ثبوت پر یہ دلیل ہے کہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی ماں جسم ہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں رُوح کبھی اُوپر سے نہیں گرتی بلکہ وہ ایک نور ہے جو نطفہ میں ہی پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے اور جسم کی نشوونما کے ساتھ چمکتا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا پاک کلام ہمیں سمجھاتا ہے کہ روح اس قالب میں سے ہی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جو نطفہ سے رحم میں تیار ہوتا ہے جیسا کہ وہ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ (المومنون: ۱۵)

یعنی پھر ہم اس جسم کو جو رحم میں تیار ہوا تھا ایک اور پیدائش کے رنگ میں لاتے ہیں اور ایک اور خلقت اس کی ظاہر کرتے ہیں جو روح کے نام سے موسوم ہے اور خدا بہت برکتوں والا ہے۔ اور ایسا خالق ہے جو کوئی اُس کے برابر نہیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

ارشاداتِ نبوی

راہِ نجات کیا ہے؟

از مکرم میاں غلام رسول صاحب شنیزدی بلاک ڈیرہ غازیخان

حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور نجات کیا ہے. اور کیسے ہوگی؟ حضور نے فرمایا.

املك عليك لسانك. وليسعك بيتك وابك على خطيئتك

یعنی پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ زبان قابو میں رکھو. یعنی زبان سے جب کوئی بات کہو تو اس امر کا خیال رکھو کہ کہیں اس سے کسی کی دل آزاری تو نہیں ہو رہی. یا کسی کی حق تلفی تو نہیں ہو رہی. جاننا چاہیئے کہ کسی کے متعلق جھوٹ بولنا یا کسی پر الزام لگانا یا کسی کی تحقیر کرنا بدترین گناہ ہیں. اور قابل مواخذہ ہیں. اور یہ سب گناہ زبان کے ذریعہ سے ہی سرزد ہوتے ہیں. اسلام انسان کی عزت و آبرو کا محافظ ہے. دنیا کا کوئی مذہب انسان کی عزت کی اتنی حفاظت نہیں کرتا. جتنی کہ اسلام. اس لئے زبان سے کسی کی دل آزاری کرنا یا کسی کی عزت و آبرو پر حملہ کرنا اسلام کی نظر میں سخت بُرا ہے. زبان کی تھوڑی سی لغزش انسان کو بہت بڑی سزا کا مستوجب بنا دیتی ہے. اس لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کو نصیحت کرتے ہوئے سب سے پہلے زبان کو قابو میں رکھنے کی نصیحت فرمائی. اس کا مطلب یہ ہے. کہ کسی کی دل آزاری نہ کرو. کسی پر تہمت نہ لگاؤ. جھوٹ نہ بولو اچھی باتیں کہو اور اسی زبان سے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرو اللہ تعالےٰ نے انسان کو زبان اس لئے بخشی ہے. کہ وہ اس سے اپنے مطلب کا اظہار کرے. نہ یہ کہ اس سے کسی کی تحقیر کرے. یا فحش گوئی کرے. دنیا میں کوئی چیز اللہ تعالےٰ نے خراب نہیں بنائی. لیکن اس کا بُرا استعمال ہی اسے بُرا بنا دیتا ہے. یہی زبان ہی تو ہے کہ جس سے انبیاء اور اہل اللہ نے لوگوں کے قلوب کی اصلاح کی. اور وہ با اخلاق انسان بن گئے. مگر اس کے برعکس اسی زبان کی لغزش کے طفیل ملک سے ملک. قوم سے قوم اور افراد سے افراد الجھ گئے. آج دنیا میں جتنی کشمکش اور آویزش نظر آتی ہے. اگر اس کا تجزیہ کیا جائے. تو اس کی تہ میں یہی خرابی نظر آتی ہے. اور یہ صحیح ہے کہ انسانی نفس کسی کی ناروا تنقید کو برداشت نہیں کرتا فوراً بھڑک اٹھتا ہے. پس دنیا میں بیشتر جرائم اس زبان کے ناواجب استعمال ہی سے سرزد ہوتے ہیں. کہتے ہیں کہ تلوار کا زخم جسم پر لگتا ہے اور مندمل ہو جاتا ہے. مگر زبان کا زخم دل پر لگتا ہے اور ہمیشہ ہرا رہتا ہے. اسی لئے سرورِ عالم نے فرمایا کہ ایسا اشارہ بھی حرام ہے. کہ جس سے کسی کی تحقیر ہوتی ہو.

دنیا سے قطع نظر اگر ہم اپنے ملک کی حالت کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس وقت سیاسی پارٹیوں میں جو تناؤ اور اختلافات پیدا ہو گئے ہیں وہ ناواجب اور ناشائستہ تنقید کی وجہ سے ہی ہیں. اگر گفتار نرم ہو اور تنقید صحت مندانہ ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی کو اشتعال آئے. خواہ وہ مخالف نظریہ ہی کیوں نہ رکھتا ہو. پس ضروری ہے کہ انسان اپنی زبان کو قابو میں رکھے. کہتے ہیں کہ جو سوچ کر بات نہیں کرتا. وہ جواب سنکر رنجیدہ ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر زبان سے کسی پر زیادتی کرو گے تو تم خود دکھ میں پڑ جاؤ گے.

غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان دنیا میں سب سے زیادہ محتاج مخلوق ہے. دوسرے جاندار خوراک اور رہن سہن کے معاملہ میں ایک دوسرے کے محتاج نہیں. مگر انسان دوسرے انسانوں کی مدد کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا. جب اس کی بےچارگی کا یہ عالم ہے تو اسے دوسروں کے احساسات کا خیال رکھنا چاہیئے. وہ ایسی طرز سے زندگی گزارے کہ اس کی جانب سے نوع انسان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے. ارشاد نبوی ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ سے اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ ہے. زبان کی لغزش ہی تمام فسادوں کی جڑ ہے. اور اس سے دنیا کا سکون برباد ہو جاتا ہے. یہی زبان ہے کہ جس کے ایک ناواجب کلمہ کے باعث انسان کافر ہو جاتا ہے. اور اس کے ساری عمر کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں. اللہ تعالےٰ جہاں نکتہ نواز ہے. نکتہ گیر بھی ہے. گستاخی اور بےادبی کی بات کو فوراً پکڑ لیتا ہے. اور اس کا غضب اسے اسی دنیا میں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا.

ایک شخص ثعلبہ نامی. حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا. اور عرض کی. یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے رزق وسیع عطا فرمائے. تاکہ میں خوشحال زندگی بسر کروں. حضور نے فرمایا. اگر رزق وسیع ملے تو انسان بہت سی ذمہ واریوں کے نیچے آ جاتا ہے. جنہیں وہ پوری طرح ادا نہیں کرتا. اس لئے گنہگار ہو جاتا ہے. لہٰذا ایسی خواہش نہ کرو. مگر ثعلبہ مصر رہا. اور کہنے لگا حضور میں تمام واجبات پوری طرح ادا کروں گا. حضور نے دعا فرمائی. کچھ عرصہ بعد ثعلبہ کو مال کی فراوانی نصیب ہوئی. مویشی بڑھ گئے اور وہ مدینہ سے باہر ایک گاؤں میں چلا گیا. مال مویشی کی کثرت نے اسے زیادہ مشغول کر دیا. اور اب وہ نماز میں بھی سستی کرنے لگا. کبھی کبھی نماز جمعہ کے لئے مدینہ چلا جاتا. حضور نے ایک بار زکوٰۃ کی وصول کے لئے ثعلبہ کے پاس اپنے آدمی روانہ کئے. تو اس نے جواب میں کہا اچھا. حضور نے اب ہم پر بھی تاوان لگا دیا ہے. حضور کو جب یہ جواب سنایا گیا تو حضور نے فرمایا ثعلبہ تو ہلاک ہو گیا ثعلبہ تو ہلاک ہو گیا بعد جب ثعلبہ زکوٰۃ کے مویشی لاتا. تو حضور اسے واپس کر دیتے. اور زکوٰۃ قبول نہ کرتے. وہ روتا ہوا واپس چلا جاتا. نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کا تمام مال جاتا رہا. اور وہ قلاش ہو گیا. لیکن اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول نے اس کی زکوٰۃ قبول نہ کی. اس کی زبان سے جو ایک حرف بےادبی کا نکل گیا. اس کے ایمان اور اعمال کو ضائع کر گیا. گویا انسان کو اس کی زبان سے گستاخی کا ایک لفظ کیسے راندۂ درگاہ بنا دیتا ہے. پس اس بارہ میں بےحد احتیاط کی ضرورت ہے.

دوسری نصیحت جو حضور نے فرمائی. وہ یہ تھی کہ تم کچھ وقت اپنے گھر میں گزارو. اس سے کئی فائدے ہیں مثلاً یہ کہ

(۱) تمہاری موجودگی سے گھر والوں کی تربیت ہوگی. تمہاری اچھی عادات کا خاندان کے افراد پر اثر پڑے گا. جو کچھ آپ کریں گے. ان سے اہل خانہ متاثر ہوں گے. اگر وہ نماز میں سست ہیں. تو آپ کی موجودگی انہیں نمازوں کی طرف مائل کر دیگی.

۲. گھر میں لڑائی جھگڑے کی فضا پیدا نہ ہوگی. چھوٹے اور بڑے لحاظ کریں گے.

۳. اہل خانہ سے تعلق پیدا ہوگا. اور آپ ان کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹا سکیں گے. جس کے نتیجہ میں آپس میں محبت بڑھے گی. اور آپ کی بیوی یہ سمجھے گی کہ یہ میرا سچا رفیق زندگی ہے.

(۴) اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کا جو وقت باہر گپوں اور فضول باتوں میں ضائع ہوتا ہے. وہ بچ جائے گا. اور پھر وہ مفید کاموں میں صرف ہوگا. اور نیکی بھی شمار ہوگا.

دیکھا جاتا ہے کہ لوگ گھر میں بہت کم وقت گزارتے ہیں. دفتر یا کاروبار سے فارغ ہو کر وہ کسی ہوٹل کی راہ لیتے ہیں. جہاں خوش گپیوں اور چائے نوشی میں وقت ضائع ہوتا ہے. اس عادت کو دیکھ کر گھر والوں پر جو اثر ہوگا. وہ ظاہر ہے. یہی وجہ ہے کہ آج کل عائلی زندگی سخت بدمزہ ہے. آج کا انسان خوش زندگی گزارنے کے لئے سکون ڈھونڈتا ہے. مگر وہ ان لغویات میں کہاں؟ لہو و لعب کا نتیجہ تو دکھ ہیں. چونکہ اس نے غلط راستہ اختیار کر رکھا ہے. اس لئے نہ اسے گھر راحت ملتی ہے اور نہ باہر. اسی لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. کہ تم کچھ وقت اپنے گھروں میں گزارو. بچوں کی تربیت کرو. اہل خانہ کی مدد کرو. تمہاری نیکی کا اثر ان پر بھی ہوگا. آپ کی موجودگی سے نیکی کا ماحول پیدا ہو جائے گا. اور یہ صحیح ہے. کہ ماحول اگر اچھا ہو. تو ذرا سی توجہ سے طبیعت نیکی کی طرف آمادہ ہو جاتی ہے.

تیسری اور آخری بات حضور نے یہ فرمائی کہ اپنی خطاؤں پر رویا کر. چونکہ انسان خطا اور نسیان کا پتلا ہے. اس لئے اس کا نفس اسے اکثر گناہ کی طرف مائل کرتا رہتا ہے. اور اس سے ہر وقت لغزشیں سرزد ہوتی رہتی ہیں. لہٰذا اسے چاہیئے کہ وہ اپنے گناہوں پر ہر وقت نظر رکھے. اور نادم ہو کر اپنے رب سے معافی طلب کرتا رہے. توبہ اور استغفار کو اپنا معمول بنا لے.

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالےٰ گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا عابد لوگوں کی تسبیح سے زیادہ پسند ہے. پس رونا اپنا شعار بنا لو. اس سے اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے. اور گناہ بخشے جاتے ہیں. کسی نے سچ کہا ہے ؎

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بہت کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو چالیس دن تک رونا نہ آئے. تو سمجھے کہ اس کا دل سخت ہو گیا ہے. لہٰذا اس کی فکر کرے. دنیا میں بھیجنے سے پہلے اللہ تعالےٰ نے انسان کو جو سبق دیا تھا. وہ یہی اعتراف گناہ اور اس پر ندامت اور پشیمانی کے اظہار کا ہی تو تھا. لہٰذا اسے چاہیئے کہ اس سبق کو ہمیشہ یاد رکھے. اور یہ صحیح ہے کہ اپنے رب کے حضور رونے سے نہ صرف گناہ دھوئے جاتے ہیں. بلکہ روح کو فرحت اور انبساط بھی ملتا ہے.

شذرات

بڑی طاقتوں کی ہولناک جنگی تیاریاں اور خدا کے مامور کا انتباہ

اس وقت دنیا کی بڑی طاقتیں گو بظاہر جنگ سے نفرت کا اظہار کر رہی ہیں۔ اور امن پسندی کی دعوے دار ہیں۔ لیکن درپردہ دن رات جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور اس طرح دنیا کو سرعت کے ساتھ تباہی و بربادی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ اور انسانیت ایک خطرناک تباہی کے کنارے پر آ کھڑی ہوئی ہے۔ بڑی طاقتوں کی جنگی تیاریاں کتنی ہولناک نوعیت کی حامل ہیں؟ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل کوائف سے لگایئے۔

•۔ "ہیروشیما پر گرانے والے ایٹم بم سے ایک ہزار گنا زیادہ طاقت والے ایٹم بم روس اور امریکہ کے پاس ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور ان کے پاس ہلاکت خیزی کی مجموعی طاقت اتنی ہے کہ وہ دنیا کے ہر انسان کو ختم کر سکتے ہیں۔

•۔ اگر امریکہ اور روس کے درمیان ایٹمی جنگ چھڑ جائے۔ اور ان دونوں طاقتوں میں سے ہر ایک بیس ہزار میگاٹن طاقت کے بم چلا دے تو پچاس ہزار مربع میل پر قیامت برپا ہو جائے گی۔ اور جو ممالک جنگ میں شریک نہیں ہوں گے۔ وہ بھی ہولناک تباہی کا شکار ہو جائیں گے

•۔ امریکہ کے پاس اس وقت پچاس ہزار تا ساٹھ ہزار میگاٹن کی مجموعی طاقت کے بم موجود ہیں جبکہ روس کے پاس بیس ہزار میگاٹن طاقت کے ایٹمی بم موجود ہیں۔

•۔ اس وقت مندرجہ ذیل ہتھیاروں کی تیاری اور ریسرچ کا کام وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے

۱۔ دماغی اعصاب کو معطل کرنے والی گیس تیار کی جا رہی ہے

۲۔ جراثیمی ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔

۳۔ جراثیمی ہتھیاروں کے متعلق تحقیقی کام ہو رہا ہے۔

۴۔ جراثیمی ہتھیاروں کے متعلق تجربات ہوتے ہیں۔

•۔ ہیضہ۔ میعادی بخار۔ اور سرطان کے جراثیم تیار کر لئے گئے ہیں۔ ان جراثیموں سے بیمار پڑنے والے لاعلاج ہوں گے۔ چار سو پچاس پونڈ کا جراثیمی بم گرنے سے چالیس ہزار مربع میل رقبہ میں ۵۰ فیصدی آبادی نابود ہو جائے گی۔

•۔ ایک اعصابی گیس تیار کر لی گئی ہے۔ جو پل بھر میں لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو موت کی نیند سلا سکتی ہے۔ اس گیس کو پھیلانے کے لئے صرف ایک جہاز ایک مربع میل کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(کتاب مستقبل کے ہتھیار بحوالہ نوائے وقت یکم فروری ۱۹۷۰ء)

مندرجہ بالا کوائف سے کسی حد تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ بڑی طاقتیں دنیا کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کتنی ہولناک تیاریوں میں مصروف ہیں۔ مستقبل میں پیش آنے والی تباہی و بربادی کے یہ وہ مہیب اور ہولناک خطرات ہیں۔ جن کی اس زمانہ کے مامور اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے پون صدی قبل اللہ تعالیٰ کے اذن سے خبر دی تھی۔ ان کی روح دنیا کی اس آنے والی تباہی سے بے چین اور مضطرب ہو گئی تھی۔ اور وہ آسمانی اشارہ کے تحت اہل دنیا کو تنبیہہ کرتے ہوئے پکار اٹھے تھے کہ

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ..... نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے"

(۲) "اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ ..... وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی ..... یہ اس لئے کہ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا ہی میں گر گئے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶۸-۲۶۹)

خدا تعالیٰ کے اسی مامور و مرسل کا یہ انتباہ اس کے نائب اور خلیفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود یورپ میں جا کر (جو بڑی طاقتوں کا مرکز ہے) اہل دنیا تک پہنچا دیا ہے۔ اور ان پر اتمام حجت کرتے ہوئے انہیں یہ بتا دیا ہے۔ کہ

"انسانیت اس وقت ایک خطرناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے!۔ اگر وہ اپنے رب اپنے خالق کی طرف رجوع نہیں کریں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع نہ ہوں گے۔ تو ایک نہایت ہی عظیم تباہی ان کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ جو قیامت کا نمونہ ہوگی۔"

(الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء)

حق یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور حضور کی اتباع میں حضور کے خلفاء نے جب اہل دنیا کو ایک ہولناک اور عدیم المثال تباہی کی خبر دی۔ تو ساتھ ہی اس تباہی کے اسباب و وجوہ بھی بتا دیئے۔ اور اس سے بچنے کے طریق کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔ کاش دنیا اس پر غور کرے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ ورنہ دنیا ان مہیب اور ہولناک خطرات سے قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔ جو بڑی طاقتوں کی جنگی تیاریوں کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔

واجب الاطاعت امام اور مضبوط و فعال مرکز

جو اصحاب اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے کچھ واقف ہیں اور مسلمانوں کے زوال کے اسباب و وجوہ پر نظر رکھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں اور بسا اوقات اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے دوبارہ عروج و ترقی کے لئے علاوہ دیگر امور کے یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ

اول مسلمانوں کا ایک واجب الاطاعت امیر اور امام ہو۔

دوم۔ ان کا ایک فعال اور مضبوط مرکز موجود ہو۔

ان دو ضروری امور کے بغیر یہ محال نظر آتا ہے کہ مسلمان دوبارہ پہلے کی طرح عروج حاصل کر سکیں۔ اور اپنے موجودہ اختلاف و انتشار کو دور کر سکیں۔

حال ہی میں کراچی کے ایک دینی ماہنامہ البلاغ میں مشہور عالم دین جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے خیالات و افکار پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا تھانوی صاحب بھی مسلمانوں کی ترقی کے لئے ایک امیر اور ایک مرکز کا ہونا ضروری سمجھتے تھے۔

چند حوالے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"آپ نے ترقی کے بہت سے اسباب سنے ہوں گے۔ ذرا اس راستہ کو بھی آزما دیکھئے جس کا تجربہ آپ کے اسلاف نے ہزار ہا سال سے زیادہ عرصہ تک کیا ہے۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ جب تک وہ اس راستہ پر قائم رہے غالب رہے۔ اور کامیاب رہے۔ اور جس دن اس راہ سے ہٹے۔ اسی وقت سے پستی اور زوال ان کے سامنے آنے لگے۔ یہاں تک کہ نوبت اس حال کو پہنچ گئی۔ جو ہمارے اور آپ کے سامنے ہے۔"

(ب) "جو اصل چیز ہے کہ مسلمانوں میں دین پیدا ہو۔ ان کی قوت ایک مرکز پر جمع ہو۔ ان کا کوئی امیر ہو۔ اس کا کہیں نام و نشان نہیں۔ میں بقسم عرض کرتا ہوں کہ اگر مسلمان مضبوطی کے ساتھ اپنے دین کے پابند ہو جائیں۔ اور اپنی قوت ایک مرکز پر جمع کریں۔ اور جس کو خیر خواہ سمجھیں اس کو اپنا امیر بنا لیں۔ اور اس کے مشورہ پر عمل کریں۔ تو پھر ان کو کسی کی شرکت کی نہ ضرورت ہے۔ نہ ان کو کسی سے خوف کی ضرورت ہوگی۔"

ج "مسلمانوں کو قتال کی اجازت ہجرت کے بعد ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟ ... میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کا مکہ میں کوئی مرکز نہ تھا۔ اور جہاد کے لئے مرکز ضروری ہے۔ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو مدینہ پہنچ کر مرکز حاصل ہو گیا۔ اب اس وقت بھی مسلمانوں کے لئے دشواری یہ ہے کہ ان کا کوئی مرکز نہیں۔ لہٰذا سخت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی مرکز قائم ہو۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ان کے اندر کوئی امیر المومنین ہو جو تمام صفات رکھتا ہو۔ ایک تو دین۔ دوسرے سیاست تیسرے اس کے اندر ہمت ہو۔"

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا جو انتظام فرمایا ہے اس میں یہ دونوں خصوصیات موجود ہیں۔ کاش دیگر مسلمان بھی اس

(بقیہ صفحہ [illegible] پر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے

گیارھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے کوائف

ملک گیر شہرت کے حامل نامور کھلاڑیوں کی شرکت اور نہایت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ

عرفان احمد خان رکن اشاعت کمیٹی ٹورنامنٹ ربوہ

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ جس کا آغاز آج سے گیارہ سال قبل ربوہ میں ہوا تھا اپنی زندگی کی گیارہ بہاریں پوری کر کے ملک گیر شہرت کا حامل ٹورنامنٹ بن چکا ہے جس میں ہر سال نہ صرف ملک کی مشہور ٹیمیں اور نامور کھلاڑی شرکت کر کے بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ سپورٹس سے تعلق رکھنے والی سربرآوردہ اور مقتدر شخصیتیں بھی اس موقع پر ربوہ آکر ٹورنامنٹ کے انعقاد میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کرتی ہیں۔ ٹورنامنٹ کی اس سال بسال ترقی پذیر شہرت کی وجہ سے ربوہ کو باسکٹ بال کے ایک اہم مرکز کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۶۸ کے اواخر میں نیشنل چیمپئن شپ کے مقابلے بھی ربوہ میں ہی منعقد ہوئے۔

گیارھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ امسال ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱ جنوری کو اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا امسال اس میں ۲۷ نامور ٹیموں (کلب سیکشن ۱۱، کالج سیکشن ۶، سکول سیکشن ۶، بڈی سیکشن ۴) نے شرکت کی۔ ان میں پاکستان ویسٹرن ریلوے، برادرز کلب لاہور، چناب رینجرز، پیلیکے کلب لاہور، نیوایج کلب لاہور، وائی ایم آر سی لائلپور، سی ٹی آئی سیالکوٹ جیسی مشہور ٹیمیں شامل تھیں۔ ان ٹیموں کے ہمراہ ملک گیر شہرت کے حامل متعدد نامور کھلاڑی ربوہ تشریف لائے اور انہوں نے نہایت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کر کے اس حصہ ملک میں باسکٹ بال کو مزید مقبول بنانے اور اسے زیادہ سے زیادہ فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ ٹورنامنٹ میں کلب سیکشن میں چیمپئن شپ کا اعزاز پاکستان ویسٹرن ریلوے نے حاصل کیا جبکہ برادرز کلب لاہور رنرز اپ رہا۔ کالج اور سکول سیکشن میں علی الترتیب تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام کالج ہائی سکول ربوہ اپنے حریفوں پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے چیمپئن قرار پائے۔ بڈی سیکشن میں فرینڈز کلب ربوہ کی ٹیم اول رہی ٹورنامنٹ کے اختتام پر امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے — ٹورنامنٹ کے مختصر کوائف بغرض ریکارڈ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب اور پہلا دن

ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب کا آغاز ۲۹ جنوری کو کالج کی باسکٹ بال کورٹس پر جنہیں بڑے اہتمام سے آراستہ کیا گیا تھا صبح ساڑھے نو بجے ہوا پہلے ٹورنامنٹ میں شریک جملہ ٹیموں کے کھلاڑیوں کا مارچ پاسٹ ہوا پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کپتان سید جاوید حسن نے سلامی لی بعدہٗ ٹیموں کے مقررہ جگہوں پر کھڑے ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم مشہود الحق نے کی اس کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم محمد احمد انور ایم اے کی درخواست پر گذشتہ ٹورنامنٹ کی چیمپئن ٹیم ریلوے کے کپتان جناب سید جاوید حسن نے ٹورنامنٹ کا اعلان فرمایا۔ افتتاح کے اعلان کے بعد سید جاوید حسن نے پاکستان اور کالج کے پرچم لہرائے۔ پرچم کشائی کے معاً بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بچوں نے قومی ترانہ پڑھا جس کے دوران جملہ حاضرین احتراماً کھڑے رہے افتتاحی تقریب کے معاً بعد کالج کے دونوں کورٹس میں میچوں کے سلسلہ کا آغاز ہوا پہلے روز نمازوں اور کھانے وغیرہ کے وقفہ کے علاوہ دس بجے صبح سے رات دس بجے تک سولہ میچ کھیلے گئے کلب سیکشن میں ۱۱ کالج سیکشن میں ۲ اور سکول سیکشن میں ایک علاوہ ازیں بڈی سیکشن میں دو دلچسپ میچ بھی ہوئے

ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

گیارھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال کے دوسرے دن دوپہر بارہ بجے تک معمولی بوندا باندی کی وجہ سے صرف چار میچ کھیلے گئے۔ بعد دوپہر دو بجے سیمی فائنل مقابلے شروع ہوئے۔

کلب سیکشن کے سیمی فائنل مقابلوں میں پاکستان ویسٹرن ریلوے اور برادرز کلب لاہور کی ٹیمیں اپنے مدمقابل پر سبقت لے جا کر فائنل میں پہنچیں۔

سیمی فائنل کا پہلا مقابلہ پاکستان ویسٹرن ریلوے اور چناب رینجرز کے مابین ہوا کھیل شروع ہونے سے پہلے اُس دن کے مہمان خصوصی جناب زاہد مرزا ممبر سلیکشن کمیٹی پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کا دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں سے تعارف کروایا گیا۔ کلب سیکشن کے اس پہلے سیمی فائنل مقابلہ میں پاکستان ویسٹرن ریلوے نے چناب رینجرز پر ۴۷ کے مقابلہ میں ۱۰۲ پوائنٹس سے بآسانی فتح حاصل کر دکھائی جیتنے والوں کی طرف سے فریدنے ۲۷ اور لیاقت نے ۲۳ پوائنٹس سکور کئے جبکہ چناب رینجرز کے حلیم گل اور راحد خان کا انفرادی سکور علی الترتیب ۱۸ اور ۱۲ تھا۔ سیمی فائنل کے دوسرے مقابلہ میں برادرز کلب کو فائنل میں پہنچنے کے لئے اپنے مقابل فضل عمر کلب ربوہ کے ساتھ بہت جان توڑ مقابلہ کرنا پڑا۔ ان دونوں کے مابین سیمی فائنل کا یہ مقابلہ انتہائی پرجوش ولولہ انگیز ثابت ہوا کھیل کے شروع میں ہی فضل عمر کلب کے کھلاڑیوں نے کمال پھرتی اور چابکدستی کا مظاہرہ کر کے برادرز کلب کو یہ احساس دلانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی کہ انہیں مات دینا آسان نہیں ہے۔ کھیل کے درمیانی وقفہ تک فضل عمر کلب کا پلہ بھاری تھا انہوں نے برادرز کی نامی گرامی ٹیم جس میں چار انٹرنیشنل کھلاڑی شامل تھے کے ۲۵ پوائنٹس کے بالمقابل ۳۰ پوائنٹس سکور کر دکھائے تھے۔ یہی نہیں بلکہ کھیل کے اختتام سے تین منٹ قبل تک انہوں نے اپنی اس برتری کو برقرار رکھا جبکہ ان کا سکور ۳۹ کے مقابلہ میں ۴۲ تھا آخر برادرز کے سرپرست کھلاڑی شیخ آمین کو جو باسکٹ بال میں ملک گیر شہرت کے مالک ہیں اپنی ٹیم کو شکست سے بچانے کے لئے تنگ لنگوٹ کس کر میدان میں اترنا پڑا نتیجۃً اگلے ایک منٹ میں دونوں کا سکور برابر ہو گیا۔ (مصر) فضل عمر کلب کو یہ عظیم نقصان اٹھانا پڑا کہ اس کے پانچ کھلاڑیوں کو پانچ پانچ فاؤلز ہو جانے کی بناء پر میدان چھوڑنا پڑا۔

بالآخر دو منٹ میں کھیل کا پانسہ پلٹ گیا اور برادرز نے یہ میچ ۵۱ کے مقابلہ میں ۵۹ پوائنٹس سے جیت لیا۔ الغرض سیمی فائنل کا یہ مقابلہ بہت پرجوش ولولہ انگیز ثابت ہوا جس میں طرفین کے کھلاڑیوں نے روح مسابقت اور بلند پایہ کھیل کا بہت شاندار مظاہرہ کیا۔

کالج سیکشن میں میونسپل کالج لائلپور میونسپل کالج وزیر آباد کو ہرا کر فائنل میں تعلیم الاسلام کالج کے مقابلہ پر آیا۔ اسی طرح سکول سیکشن میں سی۔ ٹی۔ آئی سیالکوٹ کی ٹیمیں فائنل میں پہنچیں۔

سیمی فائنل کے ان مقابلوں کے بعد ۸ بجے شب دارالضیافت کی طرف سے ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والی ٹیموں کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ جس کا انتظام مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دارالضیافت نے کالج ہال میں کیا۔ عشائیہ کے بعد کالج گیسٹ ہاؤس میں ریفریز کے لئے ایک ریفریشر کورس ہوا۔ اس کا انتظام چوہدری محمد علی صاحب ایم اے صدر ٹورنمنٹ کمیٹی نے کیا تھا۔

ٹورنامنٹ کا تیسرا اور آخری دن

ٹورنامنٹ کے تیسرے اور آخری دن یعنی ۳۱ جنوری کو کلب کالج اور سکول اور بڈی سیکشنز کے بہت دلچسپ فائنل مقابلے ہوئے۔ جن میں کھلاڑیوں نے اپنے شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے شائقین سے خوب داد وصول کی

بڈی سیکشن کا مقابلہ صبح دس بجے فرینڈز کلب ربوہ اور رائل کلب ربوہ کے مابین ہوا جس میں فرینڈز کلب نے یہ میچ جیت کر بڈی سیکشن میں اول پوزیشن حاصل کی۔

کلب کالج اور سکول سیکشن کے فائنل مقابلے ایک بجے دوپہر شروع ہوئے۔ سب سے پہلے سکول سیکشن کا فائنل مقابلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور سی۔ ٹی۔ آئی سیالکوٹ کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا۔ جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم نے اپنے مدمقابل کو ۵۴ کے مقابلہ میں ۶۴ پوائنٹس سے شکست دے کر چیمپئن شپ کی ٹرافی حاصل کی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے شمیم نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا ذاتی سکور ۲۵ بنایا۔

(باقی صفحہ پر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات کا امتحان

لجنہ اماء اللہ کا امتحان ۲۲ فروری بروز اتوار منعقد ہوگا۔ تمام لجنات دفتر لجنہ اماء اللہ کو ۱۲ فروری تک مطلع کر دیں کہ انہیں اس امتحان کے لئے کتنے پرچے درکار ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین و ناصرات

قبل ازیں ۳۱۹۳ خواتین اور ۱۸۱۹ ناصرات کی اطلاع الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اب مزید نام آنے سے خواتین کی کل تعداد ۳۲۱۴ اور ناصرات کی ۱۹۷۱ ہو گئی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

ممبرات لجنہ

کٹھان امیر علی ورک ضلع سرگودھا	۸ خواتین
بہاونگر	۳ "
محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ	۷ "
ڈسکہ	۳ "
کل تعداد	۲۱ "

ممبرات ناصرات الاحمدیہ

ربوہ	۱۳۰ بچیاں
کٹھان امیر علی ورک تحصیل خوشاب	۲۰ "
ڈسکہ	۱ "
بجکو	۱ "
	۱۵۲ "

کل تعداد ناصرات و لجنہ ۳۲۱۴ + ۱۹۷۱ = ۵۱۸۵

تمام لجنات کوشش کریں کہ ان کی سو فیصدی ممبرات ناصرات و لجنہ آیات یاد کر کے اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے والی بہنیں۔

(خاکسار: مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تصحیح

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۰ صلح ۱۳۴۹ ہش میں چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے نمبر ۱۰ پر غلط نام شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام "محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ بیگم چوہدری حفیظ احمد صاحب سیالکوٹ" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے خسر جمعدار نعمت اللہ خاں صاحب آف مانسہرہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے احباب دعا فرماویں۔

(نور الاسلام خاں کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے والد غلام حیدر صاحب بھٹی بعارضہ درد معدہ اور جگر عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کے فیصلہ کے مطابق ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب کرے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (عبد الغفور بھٹی آف راولپنڈی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

الفرقان کے سالنامہ کے متعلق اعلان

ماہنامہ الفرقان کا سالنامہ بابت نومبر و دسمبر ۱۹۶۹ء ایک خاص پرچہ ہے بیحد سولہ صفحات پر مشتمل ٹھوس مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس میں وہ تین تحقیقی مقالے بھی شامل ہیں جو مجلس ارشاد میں پڑھے گئے تھے اور جن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا تھا کہ

"یہ مقالے بہت محنت سے تیار کئے گئے ہیں اور ان میں حفاظت کے خدائی وعدے خلافت کی برکات اور اصل تصوف پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔"

(الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۶۹ء)

اگر آپ نے ابھی تک یہ رسالہ حاصل نہیں فرمایا تو جلد طلب فرمائیں۔ اس رسالہ کی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک ہے

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ضروری اعلان برائے خریداران الفضل لاہور

خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ جنوری میں سوائے ہم پیرواروں کے کوئی اخبار کا ناغہ نہ تھا۔ اسی طرح یکم فروری کو بھی ناغہ نہیں تھا۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اخبار فروش ہاکر عموماً آپ کو پرچے مہیا کرنے میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کا آپ کا اور ایجنسی کا نقصان ہوتا ہے جب بل آپ پورا دیتے ہیں۔ تو پرچے بھی پورے حاصل کریں۔

(ماسٹر محمد ابراہیم نگران ایجنسی الفضل لاہور)

دعائے مغفرت

مکرم و محترم حبیلہ خاں صاحب (صحابی) بھابھڑہ (آزاد کشمیر) تقریباً ۸۰ سال کی عمر پانے کے بعد مورخہ ۱۲ جنوری کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مولوی اللہ دتہ صاحب معلم وقف جدید بھابھڑہ کے دادا تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور باقی خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(خاکسار یونس احمد خادم ربوہ)

جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑا ثواب کا موجب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اسکے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔"

پس احمدی بچے کم از کم ایک اٹھنی دے کر جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ کریں۔

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

حب جند دل، دماغ، اعضا اور بیشمار فوائد رکھنے والی مفید و مجرب دوائی ہے ۸۰ گولی ۲۵/- روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ (رجسٹرڈ)

دُنیائے سائنس

انتڑیوں کی بیماری کی نئی دوا

انتڑیوں کی بیماری کی ایک نئی دوا "ہائی کینتھون" (HYCANTHONE) کے نام سے دریافت کی گئی ہے یہ اس چھوت کی بیماری کی بڑی موثر دوا بتائی جاتی ہے۔ ایشیا افریقہ اور جنوبی امریکہ کے گرم علاقوں میں تخمیناً ۱۵ کروڑ اشخاص اس بیماری میں مبتلا رہتے ہیں

اس بیماری میں طفیلی جراثیم یا کیڑے انتڑیوں، جگر اور جسم کے دوسرے اندرونی اعضاء پر حملہ کرتے ہیں۔ اس مرض کو صحت کا ایک اہم مسئلہ سمجھا جاتا ہے

دوا ساز کمپنیوں کی انجمن کے نام ایک رپورٹ میں اس نئی دوا کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس چھوت کی بیماری میں مبتلا کئی سو مریضوں پر دوا کے تجربے کئے گئے جن میں سے ۸۰ فی صد صحت یاب ہو گئے۔

سٹرلنگ ونتھراپ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ڈائرکٹر سڈنی آرچر کا کہنا ہے کہ اس نئی دوا کا محض ایک انجکشن بھی موثر ثابت ہوا اور ضمنی مضر اثرات بہت کم پائے گئے۔

اس نئی دوا کی دریافت اس مرض کی جرمنی کی ایک سابق دوا لوکینتھون (LUCANTHONE) پر مزید تجربوں کا نتیجہ ہے اس دوا میں نقص یہ تھا کہ اس کی بہت سی خوراکیں دینی پڑتی تھیں اور یہ کچھ مضر اثرات بھی چھوڑ جاتی تھی۔ طبی تحقیق کرنے والوں نے دیکھا کہ سابق دوا میں ہائی کینتھون ہی وہ جزو ہے جو عملاً اس مرض کو ٹھیک کرتا ہے۔

انتڑیوں کی یہ بیماری ایسے پانی کے استعمال سے ہوتی ہے جس میں بعض قسم کے طفیلی گھونگھے پائے جاتے ہیں۔ یہ طفیلی کیڑے جسم کی جلد کے اندر داخل ہو کر انڈے چھوڑتے ہیں جن کی وجہ سے بیماری لاحق ہوتی ہے چھوت کا یہ چکر اسی طرح چلتا رہتا ہے جب یہ انڈے پھر پانی میں چلے جاتے ہیں اور پرورش پاتے ہیں اسی پانی کے ذریعے پھر دوسرے لوگ ان کا شکار ہو جاتے ہیں مثلاً چھوت کی یہ بیماری مصر میں زیادہ سنگین صورت میں پائی جاتی ہے جہاں جگر کی بیماری کے ۷۰ فی صد کیس انہی گھونگھوں کی چھوت کی وجہ سے پائے جاتے ہیں۔

مریض کے علاج کا دہرا پروگرام ہوتا جاتا ہے۔ ایک تو دوا دی جاتی ہے، دوسرے ان خاص قسم کے گھونگھوں میں پرورش پانے والے ان طفیلی کیڑوں یا جراثیم کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ اب دنیا انتڑیوں، جگر وغیرہ کی اس بیماری سے جسے سشٹوسومیاسس، (SHISTOSO—MIASIS) کہا جاتا ہے نجات پا سکے گی۔

فوراً پکنے والی گاجریں

امریکی زراعتی تحقیقی شعبہ کے خوراکی سائنسدانوں نے فوراً پکنے والی گاجریں تیار کی ہیں جن کا رنگ اور خوشبو پکنے پر ویسی ہی عمدہ رہتی ہے جیسی تازہ گاجروں کی۔ ان تجرباتی گاجروں کے پتلے قتلوں میں جب گرم پانی ملایا جاتا ہے تو وہ ۹۰ سیکنڈ میں کھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

سائنس دانوں نے ایسے عمل کو بروئے کار لا کر پتلے قتلے تیار کئے ہیں جو کہ شکرقندی کے فوراً پکنے والے قتلے تیار کرنے کے لئے بروئے کار لایا جاتا تھا۔ لیکن محققوں کا بیان ہے کہ اس سے پہلے کہ گاجروں کے یہ قتلے تجارتی پیمانے پر تیار کئے جائیں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

تجرباتی عمل میں پکائی ہوئی گاجروں کا گودا تیار کیا جاتا ہے اور لمبے پتلے قتلوں میں سکھایا جاتا ہے۔ تب پکائے اور سکھائے ہوئے گودے کو پیسا جاتا ہے اور پیکٹوں میں بند کیا جاتا ہے۔

ایک ذائقہ پرکھنے والی ٹیم نے بتایا کہ جب ان قتلوں کو نائٹروجن میں رکھا گیا تو ۲۴ گھنٹہ کے بعد بھی اس کی لذت میں کوئی تبدیلی نہیں پائی گئی۔ لیکن جب گاجروں کو نائٹروجن کے بجائے ہوا میں رکھا گیا تو ان سے سوکھی ہوئی گھاس کی بو آنے لگی اور ان کی لذت جاتی رہی

زراعتی تحقیقی شعبہ کے سائنسدانوں نے بتایا کہ پکائی اور سکھائی ہوئی گاجروں کے قتلے، بچوں کی غذاؤں، بوڑھوں کے لئے خاص خوراکی سامان، فوراً تیار ہونے والے شوربوں اور ملی جلی سبزیوں کے رسوں جیسے غذائی سامان میں اپنے لئے منڈی تیار کر سکتے ہیں۔ ان قتلوں کی تجارتی سطح پر برآمد بھی کی جا سکتی ہے کیونکہ وہ وزن میں ہلکے ہوتے ہیں اور انہیں سرد خانوں میں رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

انڈوں کو محفوظ رکھنے کا نیا طریقہ

امریکہ میں بیشتر مرغیاں پالنے والے اور ان کے انڈوں کو ڈبہ میں بند کرنے والے انڈوں پر ایک ہلکے وزن کا معدنی تیل جس کا کوئی رنگ بو، اور ذائقہ نہیں ہوتا چھڑک رہے ہیں تاکہ ان کی اس بکٹیریا سے حفاظت کی جا سکے جو چھلکے کے مساموں میں سے ان کے اندر داخل ہو سکتا ہے۔ اس تیل کی بدولت انڈوں کو یکساں صورت بھی حاصل ہوتی ہے

۱۴ ٹن سالانہ سے زیادہ دودھ دینے والی گائے

سال کے ۳۶۵ دنوں میں (جوبی) امریکہ کی ایک گائے "ایلاز سپارکل" نے ۱۴ ٹن سے زیادہ دودھ دیا ہے یہ گائے رجسٹرڈ ہے اس کے مالک فرینکلن (ضلع اوہائیو) کے ایک شخص ڈبلیو ایچ ڈائکے ہیں اس گائے نے ۲۸۲۶۰ پونڈ (۱۲۷۱۷ کلوگرام دودھ اور ۱۳۴۰ پونڈ (۶۰۳ کلوگرام) مکھن دے کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع کے اطفال کے بارہ میں رپورٹ جلد از جلد ارسال کریں کہ کتنے اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر چکے ہیں۔ قائدین اضلاع کو معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹ جلد از جلد بھجوا دینی چاہیئے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے بہنوئی نورالحسن صاحب شاکر کو کئی دنوں سے درد گردہ کی شدید شکایت ہے احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد طاہر۔ مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور)

۲۔ خاکسار کے چچا محترم چوہدری لال دین صاحب آف چک ۵۶۵ ضلع ملتان، بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنوں سے ان کی صحتِ کامل کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(رشید احمد ناصر۔ کارکن بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

❖

ٹنڈر نوٹس

سربمہر ٹنڈر برائے مندرجہ ذیل کام ان منظور شدہ فرم سے مطلوب ہیں جو کہ اس کام میں اسی قسم کا تجربہ رکھتی ہو ٹنڈر مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۷۰ء بوقت بارہ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے اور حاضر اصحاب کی موجودگی میں اسی وقت کھولے جائیں گے زر ضمانت کا ٹنڈر کے ساتھ ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں آنا لازمی ہے۔

دیگر تفصیلات کام کار کردگی کے دوران کسی بھی دن زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں:۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ	زرِ ضمانت	مدتِ کام
۱	بنا کی زمین اور تحقیق برائے تعمیر پل پر دریائے جہلم نزد خوشاب۔ (SOIL INVESTIGATIONS)	۱۶۰۰۰/-	۳۲۰/-	دو ماہ

ظفر اللہ خان ایگزیکٹو انجینیئر
ہائی وے پراجیکٹ ڈویژن شیخوپورہ

INF (L) 301

انصار بھائیوں کی خدمت میں ایک نہایت ضروری گذارش

اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللہ کا جذبہ تیز کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"گزشتہ سال ہی نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور ان وعدوں کے مطابق جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم سے کئے تھے ہمارے مالوں میں بڑی برکت ڈالی ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو اور بھی زیادہ خرچ کریں تو اس کے فضلوں کے اور بھی زیادہ وارث بنیں گے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم سالِ رواں میں سات لاکھ نوّے ہزار روپے تحریک جدید کے جمع نہ کرسکیں۔"

تحریک جدید کی اس مالی مہم کو سر کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار بھائیوں کو بھی مکلف فرمایا ہے سو حضور کی ہدایات کی روشنی میں انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بنیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ اور ناظمین اضلاع

اس نئے سال میں ناظمین اضلاع سے یہ کم سے کم توقع کی جاتی ہے کہ ان کے ضلع کی کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہیں رہے گی جو ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے وقت پر ارسال نہ کرے ہر ماہ کی دس تاریخ تک ماہوار رپورٹ مرکز میں مل جانی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کرنے والے احباب کی توجہ کے لئے

جو احباب جماعت عیدالاضحیہ کی تقریب پر قربانی کے جانور مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں دارالضیافت میں دینا چاہتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آج کل درمیانہ جانور (بکرا یا چھترا) -/۶۰ روپے اور -/۷۰ روپے کے درمیان ملتا ہے لہٰذا کم از کم اس قدر رقم فی جانور کے حساب سے عیدالاضحیہ سے قبل افسر دارالضیافت کے نام بھجوادیں۔ تا عید کی تقریب پر ان کی طرف سے یہاں جانور ذبح کروائے جاسکیں۔

(انچارج دارالضیافت ربوہ)

جماعت احمدیہ انگلستان کے مخلص احمدی نوجوان چوہدری لئیق احمد صاحب کھوکھر کی افسوسناک وفات

ملنگم (انگلستان) سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ انگلستان کے مخلص احمدی نوجوان مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب کھوکھر ایم اے ابن مکرم میجر چوہدری غلام محمد صاحب کھوکھر لاہور ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۴۹ہش مطابق ۵ر فروری ۱۹۷۰ء کو وہاں بعمر ۳۸ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کے بھانجے اور داماد تھے بہت نیک مخلص اور سلسلہ کے کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ طبیعت بہت ہنس مکھ پائی تھی۔ ہر ایک سے بہت خندہ پیشانی سے ملتے اور سب ہی ان سے مل کر مسرور ہوتے۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین لڑکے اور ایک لڑکی اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ مرحوم کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان لایا جارہا ہے۔ جنازہ ۱۰ر فروری بروز منگل ربوہ پہنچے گا۔ اور یہاں تدفین عمل میں آئے گی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا کرے۔ نیز مرحوم کے والد، اہلیہ، اولاد اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماکر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور خود کفیل ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے مختصر کوائف

بقیہ صفحہ ۵

سی ٹی آئی سیالکوٹ کے جمشید نے ۱۹ پوائنٹس بنائے ٹورنامنٹ کا دوسرا فائنل مقابلہ کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور میونسپل کالج لائلپور کی ٹیموں کے مابین ہوا۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے میونسپل کالج لائلپور کی ٹیم کو ۴۱ کے مقابلے میں ۶۳ پوائنٹس سے شکست دے کر چمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ تعلیم الاسلام کالج کے داؤد نے ۱۸ حلیم اور حفیظ نے ۱۲، ۱۲ پوائنٹس بنائے۔ میونسپل کالج کے رزاق نے ۲۰ پوائنٹس بناکر شائقین سے خوب داد وصول کی۔

فائنل مقابلوں میں سب سے دلچسپ میچ کلب سیکشن میں برادرز کلب لاہور اور پاکستان ویسٹرن ریلوے کے مابین ہوا پاکستان ویسٹرن ریلوے کی ٹیم شروع ہی میں کھیل پر چھاگئی اور کھیل کے درمیانی وقفہ تک سکور میں پندرہ اور تیس کا فرق رہا۔ درمیانی وقفہ کے بعد برادرز کلب کے نوعمر کھلاڑی ایک نئے عزم کے ساتھ گراؤنڈ میں داخل ہوئے اور بہت جلد سکور میں صرف ۶ پوائنٹس کا فرق رہ گیا اس وقت سکور ۴۱ اور ۴۷ تھا میچ کے آخری تین منٹ میں برادرز کلب کے کھلاڑیوں کے شاندار کھیل کی وجہ سے سکور ۵۴ اور ۵۶ ہوگیا اور اب بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ میدان برادرز کلب کے ہاتھ رہے گا۔ لیکن ریلوے کے کپتان سید جاوید حسن (جو پاکستان ٹیم کے بھی کپتان ہیں) کے اپنے ساتھیوں کو کھلانے کے نرالے انداز نے سکور کا یہ فرق پھر دس تک پہنچا دیا۔ اور بالآخر پاکستان ویسٹرن ریلوے نے یہ میچ ۵۴ کے مقابلہ میں ۶۴ پوائنٹس سے جیت لیا۔ اس طرح کلب سیکشن میں چمپئن شپ کا اعزاز پاکستان ویسٹرن ریلوے کے حصہ میں آیا۔ ریلوے کے نصرت نے ۲۰ اور فرید نے ۱۸ پوائنٹس بنائے جب کہ برادرز کے نوعمر کھلاڑی آغا ارشد جن کے حیران کن کھیل نے تماشائیوں کو حیرت میں ڈال کر ان سے اپنے کھیل کا سکہ منوایا تھا ۲۹ پوائنٹس بنائے (آغا ارشد انٹرنیشنل کھلاڑی ہیں اور حال ہی میں ملک سے باہر باسکٹ بال کے بین الاقوامی مقابلوں میں پاکستان کی طرف سے کھیل کر آئے ہیں) یاد رہے کہ اس ٹورنامنٹ میں ۱۱ پاکستان سیلکٹڈ، ۹ انٹرنیشنل کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔

فائنل مقابلوں کے اختتام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر خطاب سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برادرز کلب کو شاندار کھیل کا مظاہرہ کرنے پر اپنی طرف سے ایک سو ایک روپے کا انعام عطا فرمایا۔

فائنل مقابلوں کے بعد ۸ بجے شب تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے کھلاڑیوں کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا جس میں ٹیموں کے علاوہ کالج سٹاف اور معززین شہر نے شرکت کی اور اس طرح تعلیم الاسلام کالج کا یہ گیارہواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ نہایت درجہ کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب چیئرمین سرگودہا باسکٹ بال فیڈریشن اور مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیا اور اس دوران میں ٹورنامنٹ کمیٹی کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمایا۔

پاکستان ٹائمز لاہور نے تینوں روز ٹورنامنٹ کی تفصیلی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔ علاوہ ازیں ریڈیو پاکستان لاہور نے ۳۱ر جنوری کو فوجی بھائیوں کے پروگرام کے اختتام پر خبروں میں ٹورنامنٹ کی خبر نشر کی۔ علاوہ ازیں ۵ر فروری کو ریڈیو پاکستان سے کھیلوں پر تبصرہ کے دوران آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا بھی خاص طور پر ذکر کیا۔

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سالِ رواں کا پہلا امتحان ۲۲ر فروری ۱۹۷۰ء بروز اتوار ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام لجنات سے استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی نسبتی بہن محترمہ حضرت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب راشدی کی طبیعت اب بفضلِ خدا پہلے سے بہت بہتر ہے۔ بلڈ پریشر آہستہ آہستہ نارمل حد تک آرہا ہے دائیں بازو پر جو بے حسی ہوگئی تھی اس میں بھی افاقہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مزید دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

(عبدالسلام اختر ایم اے ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴